غیر مطبوعہ خطوط

بنام مولانا قاری اصغر علی مرحوم

# تبرکات و نوادر

از حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ برہانہٗ

یہ حضرت شیخ الاسلام کا تیسرا غیر مطبوعہ مکتوب ہے۔ جو ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ مکتوب حضرت شیخ الاسلامؒ نے اپنے جان نثار خادم اور سیکریٹری مولانا قاری اصغر علی صاحب مرحوم کے نام لکھا ہے۔ خط میں ایک جگہ حضرت مرحوم کی مخصوص ظرافت جھلک رہی ہے۔

(ادارہ)

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج شریف اس سے پہلے آپ کا مرسلہ والا نامہ بر ہمن باریہ سے مولوی تاج الاسلام صاحب خود لیکر پرسوں ۲۶ ر ذی الحجہ کو آئے تھے۔ افسوس کہ میں برہمن باریہ بھی نہ جاسکا۔ ان کے سخت تقاضوں پر میں کسی قدر تیار بھی ہوا تھا، مگر یہاں کے لوگوں اور بالخصوص ڈاکٹر نے اجازت نہ دی۔ بنا بریں میں ان کے اجلاسوں میں شریک نہ ہوسکا۔ آپ کا تار بھی پرسوں ہی پہنچا۔ مجھے سخت تعجب ہے۔ کہ آپ نے تار کیوں دیا اور پریشان کیوں ہوئے۔ میں نے صاف طور سے لکھ دیا تھا کہ کوئی پریشان کرنے والی بیماری نہیں ہے۔ خطرناک نہیں ہے۔ ایک معمولی سی تکلیف ہے۔ اگر ایسی تکلیف کسی اور عضو میں ہوتی تو نقل و حرکت اور حضوری و شرکت جلسوں سے مانع نہ ہوتی۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ میرے پیر کی انگلیاں خلقی طور سے بہت زیادہ ملی ہوئی ہیں۔ وضوء کا پانی ان میں رہ جاتا ہے۔ اور وہ گلا دیتا ہے۔ صرف گرمیوں میں یہ شکایت نہیں رہتی ہے۔ جاڑوں اور برسات میں عام طور پر زیادہ ہوجاتی ہے۔ انگلیوں کا درمیانی چمڑا گلتا رہتا ہے۔ بالخصوص بارش اور تالاب کا پانی اسکو زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔ جاڑوں میں موزوں کے پہننے کی وجہ سے بہت زیادہ حفاظت رہتی ہے انگلیوں کے درمیان میں رطوبت بھی نکلتی ہے۔ مگر آج تک کبھی زخم پیدا نہ ہوا تھا۔ ایک مرتبہ جبکہ میں سلہٹ میں تھا، زخم پیدا ہو گیا تھا۔ جو کچھ عرصہ میں جاتا رہا تھا۔ میں دیوبند سے روانہ ہوتے وقت موزوں کو وہاں ہی چھوڑ آیا کیونکہ گرمی کا موسم آگیا تھا۔ اور موزے بھی

بوسیدہ ہوگئے تھے۔ چونکہ پانچوں وقت پانی انگلیوں میں پہنچنے کی عادت نہ رہی تھی، اس لئے اس سفر میں انگلیوں میں پانی نے اثر کیا۔ اور کچھ خارش معلوم ہونے لگی۔ پور بندہ پہنچ کر خارش کی وجہ سے تیل لگانا شروع کیا۔ تیل کے بعد خارش کچھ کم ہوجاتی تھی، مگر بعد کو زیادہ ہوتی تھی۔ میں اگر پہلے سے تحفظ کرتا اور وضو کے بعد پانی خشک کر لیا کرتا تو غالباً یہ نوبت نہ آتی۔ خارش میں کھجلاتے ہوتے بہت مزہ آتا تھا۔

لڈو میں نہ پیڑے میں نہ برفی میں مزہ ہے    جو حضرت کھجلی کے کھجانے میں مزہ ہے

مگر اس مزہ نے آج کا دن دکھایا سونارٹی میں اور زیادہ ہوئی مگر میں اس کو معمولی تکلیف سمجھتا رہا۔ کھڑے ہو کر تقریر کرنا۔ پیروں سے چلنا پھرنا ترک نہ کیا۔ گوالنڈو کے دریا کا پانی استعمال کرتا رہا اور تیل برابر لگاتا رہا۔ آخر کار حبیب گنج میں بھی چلنا پھرنا ہوا اور کھڑے ہو کر تقریر کرنی پڑی۔ بنیا چنگ میں بھی یہی ہوا۔ آخر کار درد پیدا ہوا، زخم ہوگیا۔ بخار بھی آگیا۔ تیل کی وجہ سے چمڑا نرم ہو چکا تھا۔ زخم نے سرایت کر دی۔ اب چلنا پھرنا کھڑا ہونا بند ہوگیا۔ انگلیوں میں تکلیف زیادہ ہونے لگی۔ ڈاکٹری علاج ہوتا رہا۔ بحمد اللہ زخم مندمل ہو رہا ہے۔ اور بڑے درجہ تک مندمل ہوگیا ہے۔ اب فرائض کھڑے ہو کر ادا کر لیتا ہوں۔ کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ مگر ابھی تک بالکل صحت نہیں۔ ڈاکٹر کی رائے یہ ہے۔ کہ بعد از صحت بھی سفر نہ کرنا چاہئے۔ جب تک کہ نوزائیدہ چمڑہ سخت نہ ہوجائے۔ اگر یہ نوزائیدہ چمڑہ اور گوشت نقل و حرکت کی وجہ سے زخمی ہوگیا۔ تو کم از کم مہینہ بھر اندمال میں لگ جائے گا۔ اس لئے کچھ دیر ہو رہی ہے۔ ورنہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ تمام جلسے چھوڑنے پڑے۔ سلہٹ کے لوگ یہاں پر یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہیں۔ ایک مجمع رہتا ہے۔ بکثرت خدمت کرنے والے اور خبر گیری کرنے والے جمع رہتے ہیں۔ مجھے اس مرض کی معمولی تکلیف کے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے۔ البتہ یہ فکر ضرور ہے۔ کہ نہ یہ اجلاس ہی نصیب ہوئے اور نہ پڑھائی کے حرج سے بچنا ہوا۔ فکر شدید مدرسہ اور طلباء کے حرج کا ہے۔ مگر تقدیر الٰہی میں کیا چارہ ہے۔ میں انتہائی کوشش میں ہوں کہ جلد از جلد پہنچوں۔ ڈاکٹر کی رائے اور مشورہ کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ آپ گھر میں کہلا دیں کہ کوئی فکر نہ کریں۔ اور خود بھی کوئی فکر نہ کرے۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمادیں ـــــ غالباً مولانا ابراہیم[1] صاحب واپس آگئے ہوں گے۔ سفر سے بھی پہنچ گئے ہوں گے۔ یہ عرضی جناب مہتمم صاحب[2] کی خدمت میں پہنچا دیں۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ یوم جمعہ

---

[1] حضرت علامہ مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند [2] حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی (ادارہ)